WWW.AHLULHADEETH.NET

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحدت الوجود کیا ہے؟ (پہلی قسط)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہ!!

دین اسلام وہ دین ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسانوں کیلئے نازل فرمایا.جو انسان بھی اس پر عمل کرے گا وہ گمراہی کے راستے پر کبھی نہیں آ سکتا اور جو بھی اس سے منہ موڑ کر غلط راستے پر جائے گا تو وہ کبھی سیدھی راہ پر نہیں آ سکتا.شیطان نے انسانوں کو ایسے جالوں میں جکڑ دیا ہے جن سے نکلنے کا راستہ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ہاں اگر دوبارہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف رجوع کیا جائے تو پھر یہ ممکن ہے.اسلام نے وہ تمام راستے بند کر دیئے ہیں جن سے انسان کا عقیدہ شرکیہ ہو لیکن جن لوگوں نے نفس کی پیروی کی تو انہوں نے چور راستوں کے ذریعے اپنے لئے راستے نکال کر ان کی نسبت اسلام کی طرف کی. یوں ایک نسل اس گمراہیوں میں مبتلا رہی اور رہی ہے جو حقائق کی بجائے ایسے گمراہ کن فلسفوں پر عمل کر رہے ہیں کہ اس کا اندازہ تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں لیکن جب ان کے عقائد کو قرآن وسنت کی روشنی میں دیکھا جائے تو پھر ایک اللہ کی ذات پر ایمان رکھنے والا مسلمان حیران رہ جاتا ہے کہ ایسے عقائد والا انسان کبھی مسلمان رہ سکتا ہے.

وحدت الوجود بھی وہ خود ساختہ پودا ہے جس کی کاشت قرآن وسنت پر نہیں بلکہ شیطانی وساوس وغلط فلسفے پر کی گئی ہے،اور اب یہ پودا اس قدر خطرناک درخت بن چکا ہے کہ اس کی شاخوں نے اسلام پر اپنا خطرناک سایہ پھیلا کر مسلمانوں کے عقائد کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا.

مختصر یہ کہ وحدت الوجود کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ذات اس دنیا میں موجود نہیں نیز اللہ تعالیٰ کی ذات ذرہ ذرہ میں موجود ہے (یعنی نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنی بھی گندی مخلوقات ہیں مثلاً کتا،خنزیر یا شیطان ان میں بھی اللہ تعالیٰ موجود ہے (استغفر اللہ)).یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات فنا نہ ہونے والی ہے اور باقی تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ فنا کرنے والا ہے لیکن اگر ہم حال میں یہ تسلیم کر لیں کہ دنیا میں اللہ کے علاوہ کوئی ذات موجود نہیں تو پھر شرک کا تصور بھی ختم ہو جاتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ذات کی عبادت کرنا ہی شرک ہے.

اس کے علاوہ اگر وحدت الوجود کو تشکیل دینے والے صوفی محی الدین ابن عربی کے عقیدہ کو آپ لوگ قرآن وسنت کی روشنی میں دیکھیں وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ذات کو ماننا گناہ ہے تو پھر اس گناہ کی نسبت کس کی طرف جاتی ہے.آپ لوگ ذرا غور سے اس کا نظریہ دیکھیں.ظاہر ہے کہ سب کچھ پیدا کرنے والا اللہ ہے اور ابن عربی کے فلسفہ کے مطابق ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر کے گناہ کیا (نعوذ باللہ من ھذا الکفر)

اس فلسفہ پر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ہر چیز میں موجود ہے تو پھر ہر چیز کی پرستش بھی اس نظریہ کے تحت جائز ہے یعنی فرعون نے خدائی کا دعویٰ بھی ٹھیک کیا تھا جیسے وحدت الوجود کی کتابوں میں لکھا ہے اور حد تو یہ ہے کہ انہوں نے انہیں جنتی قرار دے دیا.ابن عربی نے اپنی کتاب فصوص الحکم فص موسوی،صفحہ نمبر 395 (اردو طبع دہلی) میں لکھا ہے کہ فرعون نے بھی صحیح کہا تھا کہ (انا ربکم الاعلیٰ (میں تم لوگوں کا بڑا اعلیٰ رب ہوں) اور جادوگروں نے بھی فرعون کے رب ہونے کا یقین کر لیا تھا اس لئے انھوں نے فرعون کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا تھا.جبکہ قرآن میں صاف بتایا گیا ہے کہ وہ جہنمی ہے.حقیقت یہ ہے کہ اس نظریہ کی وجہ سے اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کو غلط کہنا بھی غلط ہے یعنی اگر عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں تو وہ بھی ٹھیک کرتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ جب ہر چیز میں موجود ہے تو پھر لازم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں بھی موجود ہو (نعوذ باللہ) اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت اللہ کی عبادت ہے (استغفر اللہ) اور ہندوؤں کا بتوں کو پوجا کرنا بھی ٹھیک ہے کیوں کہ اللہ ان بتوں میں بھی موجود ہے (نعوذ باللہ)

نیز جب ہر چیز کے اندر ان مشرکوں نے اللہ کی ذات کی موجودگی کا عقیدہ اپنایا تو اب ضروری تھا کہ اللہ کی صفات بھی دی جائیں اس لئے اللہ تعالیٰ

کی صفات بھی مخلوقات کو دی گئیں. مثلاً اللہ کی یہ صفت ہے کہ وہ ہمیشہ کیلئے زندہ رہے گا اور ہر چیز پر اس کا تصرف ہے لیکن ان لوگوں نے یہ صفات مخلوق کو بھی بخش دیں. قیوم ان کے ہاں کون شخص ہے دلیل کیلئے ان کی کتاب سے یہ عقیدہ ملاحظہ ہو.

خواجہ ابوالفیض ''قیوم'' کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''قیوم اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کے ماتحت تمام اسماء وصفات شیونات اعتبارات اور اصول ہوں- اور تمام گذشتہ و آئندہ مخلوقات کے عالم موجودات' انسان وحوش' پرند' نباتات' ہر ذی روح' پتھر' درخت' بحر و بر کی ہر شئے' عرش' کرسی' لوح' قلم' ستارہ' ثوابت' سورج' چاند' آسمان' بروج سب اس کے سائے میں ہوں- افلاک و بروج کی حرکت و سکون' سمندروں کی لہروں کی حرکت' درختوں کے پتوں کا ہلنا' بارش کے قطروں کا گرنا' پھلوں کا پکنا' پرندوں کا چونچ پھیلانا' دن رات کا پیدا ہونا اور گردش کنندہ آسمان کی موافق یا ناموافق رفتار' سب کچھ اسی کے حکم سے ہوتا ہے- بارش کا ایک قطرہ ایسا نہیں جو اسکی اطلاع کے بغیر گرتا ہو- زمین پر حرکت و سکون اس کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا- کوئی گھڑی' کوئی دن' کوئی ہفتہ' کوئی مہینہ' کوئی سال ایسا نہیں جو اس کے حکم کے بغیر اپنے آپ میں نیکی بدی کا تصرف کر سکے- غلہ کی پیدائش' نباتات کا اگنا غرض جو کچھ بھی خیال میں آ سکتا ہے وہ اس کی مرضی اور حکم کے بغیر ظہور میں نہیں آتا-

روئے زمین پر جس قدر زاہد' عابد ابرار اور مقرب تسبیح' ذکر' فکر تقدیس اور تزویہ میں' عبادت گاہوں' جھونپڑوں کٹیوں' پہاڑ اور دریا کے کنارے' زبان قلب' روح' سر خفی اخفی اور نفسی سے مشاغل اور معتکف ہیں اور حق تعالیٰ کی راہ میں مشغول ہیں' گو انہیں اس بات کا علم نہ ہو اور جب تک ان کی عبادت قیوم کے ہاں قبول نہ ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں ہوتی-'' (روضۃ القیومیہ جلد اول : ۹۴)

جب کہ قرآن نے یہ بیان کیا ہے کہ اللہ حی القیوم ہے. جیسے فرمایا:

﴿ اَللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمِ ﴾(البقرة:255)

''اللہ از خود زندہ وہ ہستی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے-''

اب فیصلہ آپ ہی لوگ کریں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ذات ہے جو یہ صفات رکھتے ہوں. اگر عیسائی لوگ اس وجہ سے کافر ہو سکتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکارنا شروع کیا اور غلو کر کے انہیں خدا کی صفات سے متصف کیا تو پھر یہ شخص مسلمان ہو سکتا ہے جو کسی اور کو اللہ کی صفات دے. مندرجہ بالا عبارت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب تک قیوم (غیر اللہ) کے ہاں عبادت قبول نہ ہو اللہ کے ہاں بھی قبول نہیں یعنی اللہ نعوذ باللہ اس شخص (قیوم) کا محتاج ہے. اسی کو شرک کہتے ہیں. دوسرا یہ کہ جب سورج، چاند، ستارے اور تمام مخلوقات اس کے تابع و اس کے تصرف میں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کیوں پیدا کیا. کیا یہ ظلم نہیں اور اللہ تعالیٰ پر بہتان نہیں. اتنی طاقت تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو نہیں دی اگر دی ہوتی تو تمام کافر ایمان لا چکے ہوتے اور ایک بھی بے ایمان نہ ہوتا. کیا یہ ایک اسلامی عقیدہ ہو سکتا ہے. اللہ کیلئے آپ لوگ ٹھنڈے ذہن کے ساتھ فیصلہ کیجئے!!

یہ تو ایک چھوٹی سی مثال ہے اگر ان کی کتب سے ان کے نظریات کو نکالا جائے تو پھر یہ ایک موٹی کتاب کی صورت اختیار کر جائے گی. مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے مثال ہے اور وہ اس بات سے پاک ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں رہے بلکہ وہ تو ایسی پاک ذات ہے جو کسی کی محتاج نہیں. (اس پر انشاء اللہ آئندہ تفصیل سے بات لکھوں گا.)

آخری قسط کے لئے صفحہ نمبر 3 میں جائیں!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحدت الوجود کیا ہے؟ (آخری قسط)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہ!!

محترم بھائیو!! آپ لوگوں کو عقیدہ وحدت الوجود کا تو پتہ چل گیا ہوگا کہ یہ کتنا ایمان شکن و کفریہ نیز عقل میں نہ آنے والا نظریہ ہے. ایک طرف تو یہ صوفی اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کا انکار کرتے ہیں جب کہ دوسری طرف وہ خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں (صوفی لوگوں کی کتابوں میں فنا فی اللہ جہاں لکھا ہوتا ہے اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے اندر یہ صوفی فنا یعنی حلول کر گیا (نعوذ باللہ من هذه الضلالة و الكفر) اور یہ ان کے نزدیک سب سے افضل درجہ ہے). صاف اور واضح الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان صوفیوں کے اندر حلول کر گئی ہے (استغفر اللہ) اس لئے ان کی صفات بھی اللہ جیسی ہوگئیں جن کی وجہ سے اب انہیں ہر چیز پر تصرف حاصل ہوگیا ہے ، ان لوگوں کو ربوبیت کا ٹھیکہ بھی مل گیا اور الوھیت کا بھی، یہ لوگ اصل اللہ کی عبادت کی بجائے اگر اپنی یا کسی بھی چیز شجر، حجر (یعنی بت بھی ہوسکتا ہے)، قبر یا کسی بھی جانور کی عبادت کریں تو یہ لوگ پھر بھی اولیاء اللہ کہلائیں گے. ان کے نزدیک عابد و معبود اور ساجد و مسجود ایک ہے اور ان میں فرق کرنا شرک ہے. حاجی امداد اللہ جو برصغیر میں وحدت الوجود کے نظریے کو پھیلانے میں سر فہرست رہے ہیں وہ اپنی کتاب کلیات امدادیہ میں رقمطراز ہیں "معلوم شد کہ در عابد و معبود فرق کردن شرک است (معلوم ہوا کہ عابد (مخلوق) و معبود (خالق) میں فرق کرنا شرک ہے." (کلیات امدادیہ: ص 220)

. ایک کم عقل رکھنے والا شخص بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ جب عابد و معبود ایک ہیں تو پھر اس میں فرق کرنے والا شرک کس طرح کر سکتا ہے. صاف الفاظ میں اگر کہا جائے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ جب حاجی صاحب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے وجود کی موجودگی کے قائل ہی نہیں تو پھر شرک کہاں سے آ گیا جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی موجود ہی نہیں. اسی لیے منصور حلاج صوفی نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور نعرہ "انا الحق" لگایا یعنی جس طرح صوفیوں کے نزدیک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی موجودگی ہی صرف حق ہے باقی تمام مخلوق اس کا عکس ہیں اسی طرح کوئی بھی صوفی خدائی کا دعویٰ کر سکتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان صوفیوں میں بھی موجود ہے (استغفر اللہ) لیکن اس صوفی کی خدائی اس کو موت سے نہ بچا سکی بلکہ علماء نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جس پر اسے قتل کیا گیا. بس لئے میں نے اکثر ان صوفیوں کو دیکھا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے کلام سے اتنی لگن نہیں بلکہ یہ لوگ اپنے پیروں کے قصے و کہانیوں کو ہی اپنا معیار سمجھتے ہیں.

میں نے اسلام سیکشن میں اس پر اپنا موضوع پیش کیا ہے جس کا نام "اللہ کہاں ہے؟" ہے. اس میں سب سے زیادہ بحث کا سامنا پڑا اور غلطی مجھ پر ہی ڈالی گئی لیکن بھائیو حقیقت کا تو آپ کو ابھی پتہ چل گیا ہے کہ ان مشرکوں نے ہمارے اس عظیم رب کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا؟ اسی لئے میں نے کوشش کی کہ قرآن و سنت سے وہ دلائل پیش کروں جن کے مطابق اللہ تعالیٰ عرش پر موجود ہے لیکن وہ اس قدر علیم (علم رکھنے والا)، خبیر (خبر رکھنے والا)، بصیر (دیکھنے والا)، سمیع (سننے والا)، قدیر (قدرت رکھنے والا) اور حکیم (حکمت رکھنے والا) ہے کہ ہر چیز اس کی مرضی سے چلتی ہے.

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کائنات میں ہر جگہ موجود ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی ذات کی حد متعین کر کے اسے مخلوق سے تشبیہ دیتے ہیں یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم سننے، دیکھنے، جاننے اور کسی کام کو کرنے کیلئے جاتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ہر چیز کو جاننے و علم رکھنے کیلئے ہر وقت ہر جگہ موجود رہتا ہے. کیا یہ مخلوق سے خالق کی تشبیہ نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے صاف بیان کیا ہے کہ اس جیسے کوئی مثل نہیں ﴿ليس كمثله شيئا و هو السميع البصير﴾ (الشوریٰ: 11) ﴿اس جیسے کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے﴾ نیز فرمایا ﴿فلا تضربوا لله الامثال ان الله يعلم و انتم

لاتعلمون﴾ (النحل:74)﴿ پس اللہ تعالیٰ کیلئے مثالیں پیش نہ کرو کیوں کہ اللہ جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے﴾

جدید دور کے سائنس نے بھی ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جس کو انسان دور سے کنٹرول کرتا ہے مثلاً مصنوعی سیارہ **Satellite** ہی کو آپ دیکھ لیجئے. انسان زمین سے اس کو خلاء میں کنٹرول کرتا ہے اور اس کے ذریعے حالات وغیرہ کا علم رکھتا ہے، جب مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اتنی عقل دی ہے تو پھر اس رب کیلئے آخر کیا مسلہ ہے جو عرش پر مستوی ہے اور کیا اسے بھی ہر چیز کا علم رکھنے یا کام کرنے کیلئے خود آنا پڑے گا؟

اس نظریہ کی وجہ سے وحدت الوجود جیسا خطرناک نظریہ مسلمانوں میں پھیلا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ انسان انسان کی عبادت میں مصروف ہے، اس نے مخلوق کی غلامی کا طوق گلے میں ڈال دیا ہے، قبروں سے مانگتا ہے، مزاروں کے گرد طواف کرتا ہے اور اس کیلئے نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھاتا ہے. حقیقت یہی ہے کہ وہ اس نظریہ کی وجہ غیر اللہ کو اللہ کا درجہ دے چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاک صفات چھین کر مخلوق کو دے چکا ہے. اللہ اکبر!! اللہ تعالیٰ کے صبر و حلم کا اندازہ بھی اس سے لگایا جا سکتا ہے جو باوجود قدرت و طاقت کے انسان کے اس ظلم کو دیکھ رہا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے لیکن پھر بھی اس کو توبہ کا موقع دیتا ہے. کیا ایک پیر اس طرح اپنے مرید کے ساتھ کر سکتا ہے جس طرح بندے کے ساتھ اس کا حقیقی رب نرمی کا معاملہ رکھتا ہے؟

وحدت الوجود کے نظریے کو مان کر ہمیں مندرجہ ذیل چیزوں کو بھی ماننا پڑے گا. میرا دل تو مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کر رہا ہے کہ ان کو لکھوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کیلئے تو صرف تکبیر، تسبیح و تہلیل ہی کے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں لیکن چونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس عقیدہ کو ماننے والوں کو پتہ چل جائے کہ وہ گمراہی کے دلدل میں کس حد تک ڈوب کر تباہ ہو گئے ہیں، اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ شاید اس وجہ سے وہ توبہ کر لیں:

(1) اللہ کی ذات گندی و ناپاک چیزوں میں بھی موجود ہے (نعوذ باللہ)

(2) اس کی وجہ سے وحدت الادیان کا نظریہ بھی بنتا ہے یعنی تمام باطل مذاہب بھی اسلام کی طرح سچے ہیں جبکہ قرآن نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی سچا دین ہے. اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے﴿ان الدین عند اللہ الاسلام...... ﴾(آل عمران:19)﴿اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے......﴾ نیز فرمایا:﴿ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین ﴾(آل عمران :85)﴿اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا﴾

(3) وحدت الوجود کا نظریہ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان و رب میں فرق نہ کیا جائے. گویا اس طرح بندہ اپنی ہی عبادت کر سکتا ہے. اسلئے صوفیوں کے ہاں ارکان اسلام کی کچھ اہمیت نہیں بلکہ ان کے بقول ان کا ظاہر (بندہ) ان کے باطن (اللہ) کو سجدہ کرتا ہے (نعوذ باللہ). حسین بن منصور حلاج کے بارے میں یہ عبارت ملاحظہ ہو: حسین بن منصور حلاج سے جب پوچھا گیا کہ تم اپنے آپ کو خدا کہتے ہو تو نماز کس کی پڑھتے ہو اس نے جواب دیا میرا ظاہر میرے باطن کو سجدہ کرتا ہے (الافاضات الیومیہ: ج1: ص251)

(4) اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ جب ہر چیز کے اندر اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ کافروں اور مشرکوں میں بھی خدا موجود ہے (نعوذ باللہ) یوں قیامت والے دن اللہ کی ذات خود کو جہنم میں سزا دے گی (نعوذ باللہ من الضلال)

(5) دنیا میں ایسی موذی مخلوقات بھی موجود ہیں جو انسانوں کو تکلیف دیتی ہیں مثلاً سانپ، بچھو اور مچھر وغیرہ تو اب ہمیں یہ بھی کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی ان میں موجود ہو کر تکلیف دیتا ہے. (نعوذ باللہ)

(6) اسی طرح جب ہم ان خطرناک جانوروں کو قتل کرتے ہیں یا قربانی کیلئے بکرا ذبح کرتے ہیں تو ہم کس کو قتل ذبح و قتل کرتے ہیں آپ لوگ خود ہی سوچیں میرا قلم اس کو لکھ نہیں سکتا.

(7) انسان و دیگر مخلوقات کی صفات میں کمزوری آتی ہیں مثلاً نظر بھی کمزور ہو جاتی ہے، اندھا بھی ہو سکتا ہے، بیمار بھی ہو سکتا ہے، اونگھ بھی آتی ہے، سستی و کاہلی بھی کرتا ہے، شیطانی وساوس بھی آتے ہیں، غلطی بھی کرتا ہے، جہالت بھی کرتا ہے، غافل بھی رہتا ہے...... تو کیا اب کوئی یہ جرت کر سکتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسے سوچے یا کہے.

(8) اسی طرح انسان سوتا بھی ہے، بیت الخلاء بھی جاتا ہے، ہمبستری بھی کرتا ہے، اولاد بھی پیدا کرتا...... کیا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہوسکتی ہیں؟

(9) انسان (کافر لوگ حرام بھی کھاتے ہیں) حلال جانور کھاتا ہے اور اس کا شکار کرتا ہے، اسی طرح جانور بھی شکار کرتے ہیں اور مردار کھاتے ہیں اب آپ لوگ خود ہی اندازہ لگائیں کہ ہم کس کو کھاتے ہیں اور کس کا شکار کرتے ہیں.

(10) انسان گناہ بھی کرتا ہے، دوسروں کو بھی گناہ پر ڈالتا ہے، بے حیائی کرتا ہے، بدکاری بھی کرسکتا ہے، جھوٹ بھی بولتا ہے، امانت میں خیانت بھی کرتا ہے، دھوکہ وغش بھی کرتا ہے، فلمیں بھی بناتا ہے، گانے بھی سنتا ہے اور گاتا ہے، قتل بھی کرتا ہے اور ظلم بھی کرتا ہے. کیا اللہ تعالیٰ یہ کرسکتا ہے؟

(11) اللہ تعالیٰ نے جنت کو مومنین اور جہنم کو کافروں کیلئے بنایا لیکن وحدت الوجود کے نظریہ کے مطابق یہ ماننا پڑے گا کہ جہنم میں کوئی نہیں جائے گا کیوں کہ تمام گمراہ ورسیدھے راستے پر چلنے والے لوگ ایک ہی دین پر ہیں. یوں اللہ تعالیٰ کی جنت حاصل کرنے کیلئے کوشش وجہنم سے بچنے کیلئے عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ ویسے بھی سب نے جنت میں جانا ہے.

(12) اللہ تعالیٰ کا قرآن ہمیں شرک سے روکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اور مخلوقات کو بھی جانیں بخشی ہیں اس لئے شرک سے روکا گیا لیکن تصوف یا صوفیوں کے نظریہ کے مطابق شرک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ذات کی موجودگی کو ماننا ہے. صاف مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے جھوٹ بولا ہے (نعوذ باللہ)

یہ چند چیزیں میں نے آپ لوگوں کی خدمت میں بیان کی ہیں اور وحدت الوجود کو ماننے والوں کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ انہیں مانیں ورنہ ان کا عقیدہ ہی سراسر جھوٹ وبکواس ثابت ہوگا.

وحدت الوجود کے نظریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کو بھی مخلوق کی طرح دیکھا جاسکتا ہے:

قارئین! جیسے آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب ہر چیز میں صوفی اللہ تعالیٰ کی ذات کو داخل مانتے ہیں تو اب ان کے نزدیک یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس دنیا میں دیکھا جاسکتا ہے. حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش میں پہاڑ پر اللہ تعالیٰ کی تجلی کو برداشت نہ کرسکے لیکن یہ صوفی تو ان سے بھی آگے ہیں کہ چوبیس گھنٹے اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں دیکھتے ہیں. اللہ تعالیٰ کا اس ضمن میں فرمان ہے: ﴿قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترٰنی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترٰنی فلما تجلیٰ ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا...... ﴾ (الاعراف:143) ﴿موسیٰ نے کہا ''میرے رب مجھے دکھلا کہ میں ایک نظر تجھے دیکھ سکوں'' اللہ نے فرمایا: ''تو مجھے نہ دیکھ سکے گا البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ، اگر یہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو، تو بھی مجھے دیکھ سکے گا'' پھر جب اس کے رب کا پہاڑ پر جلوہ ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے...... ﴾

اب صوفی حاجی امداد اللہ کا عقیدہ دیکھیں آپ لوگ وہ کیا کہتا ہے: ''خدا کو واحد کہنا توحید نہیں خدا کو دیکھنا توحید ہے'' (کلیات امدادیہ: ص220)

یعنی تمام انبیاء علیہم السلام وصحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین وتابعین اور آئمہ دین صوفیہ کے مقابلے میں کم درجے کے لوگ ہیں کیوں کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا لیکن صوفی لوگ ان سے مرتبہ میں بہت آگے ہیں اس لئے ان کو خدا نظر آتا ہے. کیا اس سے بڑھ کر کوئی توہین ہوسکتی ہے؟

صوفی لوگ اس کیلئے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ''ظہور'' یا ''مظہر'' ہیں. یعنی اللہ تعالیٰ نے فلاں بندے یا فلاں چیز میں اپنا ظہور فرمایا (نعوذ باللہ) اکثر یہ لوگ جب کسی خوبصورت شے کو دیکھتے ہیں تو پھر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی عکس (Reflection) نظر آتی ہے.

خنزیر و کتے بھی صوفیوں کے نزدیک ان کے الہٰ (معبود) ہیں (نعوذ باللہ):

جب ان صوفیوں نے قرآن وسنت سے دوری اختیاری کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے عقلوں پر پردہ ڈالا جس کی وجہ سے یہ لوگ اس قدر گمراہ

www.deenekhalis.com
ہوئے کہ زبان بیان کرنے سے قاصر ہے. میں پہلے بھی آپ لوگوں کو بیان کر چکا ہوں کہ یہ لوگ اللہ اور مخلوق میں فرق کرنا شرک سمجھتے ہیں ان کے نزدیک ولایت کے درجہ پر پہنچنے کیلئے ضروری ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں جلوہ گر ہے. دلیل کیلئے ملاحظہ ہو ان کی زبانی:

وما الکلب و الخنزیر الا الهنا (کتے اور خنزیر ہمارے الہ (معبود) ہیں (نعوذ باللہ)) (کشف عن حقیقۃ الصوفیہ ص 162) اسی طرح اس کتاب کے (ص 455) پر لکھا ہے کہ **ایک صوفی کے سامنے سے کتا گزرا صوفی اس کی تعظیم کیلئے کھڑا ہوا، اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا اس کے گلے میں فقیری کا پٹہ تھا اس لئے میں اس کی تعظیم کیلئے کھڑا ہوا.** یہ تو صرف چھپانے کیلئے اس صوفی نے کہا لیکن حقیقت میں نے آپ کے سامنے بیان کر دی ہے کہ ان کا یہ قول ہے کہ ہمارے معبود خنزیر و کتے بھی ہیں (نعوذ باللہ) کیا یہی اسلام کا عقیدہ ہے ان کا کفر تو ہندووں اور عیسائیوں و یہودیوں کے کفر سے بھی زیادہ ہے وہ تو صرف چند ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں لیکن صوفی ہر چیز کی عبادت کرتے ہیں.

بھائیو! یہ تحقیق میں نے آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگوں کو پتہ چل گیا ہوگا کہ ان صوفیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کتنی گستاخی کی ہے. مجھے پتہ ہے کہ میں نے جو حق لکھا ہے اس پر مجھے بزرگوں کا گستاخ اور شاتم کہا جائے گا لیکن مجھ سے زیادہ گستاخی ان نام نہاد بزرگوں اور ولیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی ہے اس لئے ضروری تھا کہ ان کے ان کرتوتوں سے پردہ اٹھایا جائے. اللہ کی قسم شیطان کا بھی یہ عقیدہ نہیں کہ ہر چیز کا تصرف اللہ کے علاوہ کسی اور کو بھی حاصل ہے کیوں کہ سجدہ نہ کرنے کے سبب پر اس ملعون نے کچھ اس نے کہا تھا جیسے قرآن میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیوں سجدہ نہیں کیا تو اس ملعون نے کہا: ﴿ انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ﴾ (الاعراف: 12) ﴿ میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تم نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے ﴾

شیطان ملعون نے اس آیت میں یہ اقرار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے جیسے اس آیت میں وہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہے. اس کے علاوہ مشرکین مکہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے. دلیل کیلئے ملاحظہ ہو: ﴿ ولئن سالتھم من خلق السمٰوات والارض وسخر الشمس والقمر لیقولن اللہ فانیٰ یوفکون ﴾ (العنکبوت: 61) ﴿ اگر آپ (رسول ﷺ) ان (مشرکین) سے پوچھیں گے کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کر رکھا ہے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر یہ کہاں سے دھوکہ کھاتے ہیں؟ ﴾

اس آیت پر غور کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مکہ کے مشرکوں کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ زمین و آسمان اور سورج، چاند و ستاروں پر صرف اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے لیکن آپ لوگ میری گذشتہ تھریڈ میں قیوم کے بارے میں ان کا عقیدہ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ قیوم وہ شخص ہوتا ہے جس کا کائنات کے ذرہ ذرہ پر تصرف ہوتا ہے. کیا آپ لوگ مجھے جواب دیں گے کہ مشرکین مکہ کا کفر زیادہ ہے یا وحدت الوجود پر یقین رکھنے والوں کا؟

اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے:

اس بات پر تمام صحابہ کرام و آئمہ دین رضوان اللہ اجمعین کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات آسمان پر ہے. میں آپ کی خدمت میں ابھی قرآن، حدیث اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ پیش کرتا ہوں. اسی طرح صوفی کی کتاب سے بھی ثابت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے.

قرآن:

میں مختصراً آپ لوگوں کی خدمت میں کچھ آیتیں پیش کرتا ہوں کیوں کہ تفصیل میں جانے سے طول اختیار کر جائے گا. قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ ء امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا هی تمور ☆ ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا فستعلمون کیف نذیر ﴾ (الملک: 16_17) ﴿ کیا تم اس (اللہ) سے نڈر ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکایک لرزنے لگے ☆ یا اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے، پھر فوراً تمہیں معلوم ہو جائے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے. ﴾ ایک اور جگہ ارشاد

www.deenekhalis.com

ہے﴿وهو القاهر فوق عباده وهو الحكيم الخبير﴾(انعام:18)﴿اور وہ اپنے بندوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ دانا اور خبر رکھنے والا ہے﴾
اسی طرح فرمایا:﴿الرحمن على العرش استوى﴾(طٰہٰ:5)﴿الرحمٰن جو عرش پر مستوی ہے (یا جو عرش پر قائم ہوا)﴾

حدیث:

صحیح مسلم وابی داؤد کی حدیث میں ہے کہ (حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری لونڈی تھی جو احد و جوانیہ کے قریب بکریاں چرایاں کرتی تھی، ایک دن جب میں نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بھیڑیا ایک بکری اٹھا لے گیا ہے. بشریت کے تقاضا سے مجھے بھی ویسے ہی افسوس ہوا جیسے دوسرے لوگوں کو افسوس ہوتا ہے. تو میں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب انہیں بتایا تو انہوں نے برا محسوس کیا. میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا میں اسے آزاد نہ کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لے آؤ (چنانچہ جب میں اس لونڈی کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: بتاؤ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: **آسمان پر ہے**، آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس لونڈی نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ ایماندار ہے.)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے. نبی کریم ﷺ کے پوچھنے پر اس مسلمان لونڈی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور نبی کریم ﷺ نے بھی اسے ایماندار قرار دیا. اگر اللہ تعالیٰ بذات خود ہر جگہ موجود ہوتا تو پھر نبی کریم ﷺ لونڈی سے فرما دیتے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے.

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

میں ابھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فتویٰ پیش کرتا ہوں جس میں انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے تاکہ لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ نہ ہی حنفیوں کا یہ عقیدہ ہے اور نہ ہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدہ تھا بلکہ یہ تو صرف ان ملحد و زندیق قسم کے لوگوں کا عقیدہ ہے جو خود کو مسلمان کہتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرتے. امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ آئمہ اہل سنت میں کتاب تالیف کی ہے اور اس کی شرح ایک حنفی عالم نے کی ہے یہ کتاب شرح عقیدہ طحاویہ کے نام سے مطبوع ہے اس کتاب کے صفحہ نمبر 288 میں ہے کہ شیخ الاسلام ابو اسماعیل الانصاری نے ابو مطیع بلخی سے نقل کیا ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ سے پوچھا ایک شخص کہتا ہے میں نہیں جانتا رب تعالیٰ زمین پر ہے یا آسمان میں ہے اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے. امام صاحب نے فرمایا وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (الرحمن على العرش استوىٰ) اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عرش ساتویں آسمان کے اوپر ہے میں نے کہا اگر وہ یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین پر. امام صاحب نے فرمایا وہ بھی کافر ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں ہے.

یہ ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ وہ صوفیوں کی طرح اپنی طرف سے فلسفوں پر عمل نہیں کرتے تھے بلکہ وہ تو قرآن و حدیث کو ہی دین کا معیار سمجھتے تھے. اللہ تعالیٰ نے انہیں امامت کا یہ مقام ویسے نہیں بخشا بلکہ انہوں نے تو اتباع رسول ﷺ کو اپنا کر ہی ایسا بلند مقام حاصل کیا تھا. ان کی دعوت بھی ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم قرآن و حدیث پر عمل کریں لیکن افسوس کہ ہم لوگوں نے ان کی باتوں پر عمل نہیں کیا بلکہ بدعتوں اور جھوٹی باتوں کو دین کے نام سے منسوب کر کے یہ کیچڑ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر ڈال دیا.

صوفی زکریا صاحب کی کتاب سے واقعہ:

اسی طرح صوفی شیخ زکریا کی کتاب سے بھی یہ عبارت ملاحظہ ہو جس کے مطابق پہلے بزرگوں کا بھی عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے.

صوفی زکریا صاحب لکھتے ہیں: حضرت ابوعبید خواص ممتاز بزرگوں میں سے ہیں ان کے متعلق مشہور ہے کہ ستر (70) برس تک آسمان کی طرف منہ نہیں اٹھایا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ ''مجھے شرم آتی ہے کہ اتنے بڑے محسن کی طرف اس سیاہ منہ کو اٹھاؤں'' (فضائل حج: فصل 10: اللہ والوں کے قصے: قصہ 3)

www.deenekhalis.com

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے کیوں کہ اس بزرگ نے آسمان کی طرف منہ نہیں اٹھایا. اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہوتا تو پھر یہ بزرگ اس طرح نہ کرتا اور نہ کہتا.

خلاصہ کلام یہ ہے کہ وحدت الوجود کے اندر ظالم و مظلوم، قاتل و مقتول، کافر و مسلمان اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ساجد و مسجود اور عابد و معبود، خالق و مخلوق، رازق و مرزوق میں کوئی فرق نہیں.

اگر ہم لوگ ذرا اپنی عقل استعمال کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سراسر افتراء وکذب پر مبنی نظریہ ہے کیوں کہ اگر ان صوفی بزرگوں کو ہر چیز پر تصرف حاصل ہوتا تو پھر آج جدید ٹیکنولوجی کی ضرورت نہ ہوتی کیوں کہ صوفی ہی ہر چیز کو کنٹرول کرتا. اگر وحدت الوجود والوں کو اتنا ہی یقین ہے تو پھر میرے خیال میں ہمیں خلاء میں مصنوعی سیاروں (Satellite) کو بھیجنے کی بجائے صوفیوں کو بھیجنا چاہیے تاکہ وہ اپنے کشف کے ذریعہ حالات کا پتہ لگائے. نیز زمین میں جگہ جگہ گیس و پیٹرول، سونا اور دیگر معدنیات کے خزانے چھپے ہوئے ہیں حکومت کو چاہیے کہ وہ صوفیوں کے ذریعے ان کو دریافت کریں کیوں کہ جب انہیں ہر چیز پر تصرف حاصل ہے تو پھر یہ تو لازمی بات ہے. یہی صوفی اور ان کے مزار عراق میں بھی موجود ہیں لیکن ابھی تک امریکہ کے ایک مزائل کو نہ روک سکیں. یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ان کے پاس غیب کا علم نہیں ورنہ یہ پتہ نہیں ابھی تک کتنے خزانے زمین سے نکال چکے ہوتے......

اللہ تعالیٰ ہمیں اس شر سے بچائے. میری تمام بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ اس مضمون کو غور سے پڑھیں میں نے قرآن وسنت کو ہی معیار کے طور پر استعمال کیا ہے اور اگر کسی کو کوئی بھی شک ہو تو اس کا حق ہے کہ وہ مجھے مطلع کرے تاکہ میں اپنے عقیدہ کی اصلاح کرسکوں.

اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کی حقیقت سمجھائے اور وحدت الوجود جیسے کفریہ عقیدہ سے بچائے. آمین (آپ کا ہمدرد بھائی سید اعجاز)

(اللہ تعالیٰ کے بارے میں میں نے اسلام سیکشن میں "توحید کی حقیقت" کے نام سے ایک تھریڈ پوسٹ کی ہے اور اس میں اردو انپیج (Urdu Inpage) کی فائل بھی موجود ہے اگر کسی کو اس سے استفادہ حاصل کرنے کی تمنا ہو تو وہ وہاں سے ڈاون لوڈ کرلیں.

(نوٹ: میری ہمیشہ کوشش رہی اور رہے گی کہ میں ایسا مواد نہ لکھوں جس سے فرقہ ورایت کو ہوا ملے. اسلئے میں ہمیشہ وہ لکھتا ہوں جو قرآن وسنت سے ثابت ہے کیوں کہ اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے. دوسری بات یہ ہے کہ میں نے اس بات کا عزم کیا ہوا ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول کے خلاف کوئی مواد لکھے گا یا مجھے ان کی کتب سے ایسی چیزیں ملیں تو میں کسی کی پروہ کیے بغیر اس کے خلاف آواز اٹھاوں گا. ہمارے رب کی ہمارے اوپر بے شمار وان گنت نعمتیں ہیں اس کے باوجود بھی اگر کوئی اس قدرداں رب کی گستاخی کرے تو میرا یہ اللہ سے وعدہ ہے کہ میں اس کے خلاف کلمہ حق کیلئے آواز اٹھاتا رہوں گا چاہے مجھے کتنا ہی ذلیل وخوار ہونا پڑے لیکن انشاء اللہ میں امید رکھوں گا کہ میرا رب مجھے اس کے بدلے آخرت میں ذلت سے بچائے گا.)